سوال

(341) عورت کا محرم کے بغیر حج کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کہتی ہے۔ میری ماں مغرب میں ہے جبکہ میں سعودی عرب میں کام کرتی ہوں۔ میں ارادہ رکھتی ہوں کہ اس کو یہاں بلواؤں تاکہ ہم فریضہ حج ادا کریں جبکہ میری ماں کے ساتھ محرم نہیں ہے کیونکہ میرا باپ فوت ہوچکا ہے اور میرے بھائی اس کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے جانے کی قدرت نہیں رکھتے کیا میری ماں کے لیے جائز ہے کہ وہ اکیلی آکر حج ادا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کو حج کے لیے اکیلی آنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے۔

"لَاتُسَافِرِالْمَرْأَةُاِلَّامَعَ ذِي مَحْرَمٍ"[1]

"کوئی عورت اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہ کرے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت ارشاد فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجمع عام میں لوگوں سے خطاب کر رہے تھے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا: میری بیوی حج کرنے کے لیے روانہ ہوئی ہے جبکہ میرا نام فلاں فلاں غزوے میں شرکت کرنے والوں میں رکھ دیا گیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انْطَلِقْ،فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ"[2]

"جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج ادا کرو۔"

اور جب عورت کے ساتھ محرم رشتہ دار نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا یا تو اس سے مکہ نہ پہنچنے کی قدرت کی وجہ سے فریضہ حج ساقط ہو جاتا ہے اور قدرت کا نہ ہونا ایک شرعی عذر ہے یا یہ کہ اس پر ادائیگی واجب نہیں ہے اس معنی میں کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے وہ حج کرے گا جس کو وہ اپنے بعد چھوڑ جائے گی۔ بہر حال میں سائلہ سے کہتا ہوں کہ جب عورت محرم رشتہ دار کے نہ ہونے کی وجہ سے بغیر حج کیے فوت ہو جائے تو وہ گنہگار نہیں ہے اور نہ ہی اس کو اس کا کوئی نقصان ہوگا کیونکہ وہ شرعی طور پر معذور ہے اور حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1763) صحیح مسلم رقم الحدیث (1341)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4935)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 300

محدث فتویٰ